Lesson 9: At-Tawbah (Ayaat 107- 116):Day 32

سُوْمَاةُ التّوبَة كي تفسير

آج کے سبق کے موضوعات؛

آج کے سبق کامر کزی مضمون؛ مومن ایک بکا ہؤا شخص ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا ہے۔ اَب وُ نیادار اس کاراستہ نہ دیکھیں۔

وہ عبادت گاہیں جو مقابلے بازی کے لئے بنائی جائیں اُن کو گرا دیناہی عین عبادت ہے۔

منافقت میں ظاہری عبادت ایک کھو کھلی عمارت کی طرح ہے۔ کوئی فائدہ نہیں دیت۔

جب الله کسی بندے کو اپنا بندہ بنا تاہے تو دُنیادار لوگ اُس سے ناخوش ہونے لگتے ہیں۔ ایسا کیوں ہو تا ہے؟

کیاہم مشرک کے لئے دعاکر سکتے ہیں؟

الله تعالیٰ سے دعاہے کہ ہمیں اِن آیات کو سمجھنے اور اِن پر عمل کرنے والا بنادے۔

آج کے سبق میں ہم آیات کو موضوع کے مطابق اکٹھاپڑھیں گے؛

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مَسْجِمًا ضِرَامًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنْصَادًا لِّمَن حَامَبَ اللهَ وَاللهُ عَنْ اللهُ عَنْ وَاللهُ عَنْ وَإِنْصَادًا لِّمَن حَامَبَ الله وَرَسُولَهُ مِنْ قَبُلُ وَلَيَحُلِفُنَّ إِنْ اَمَدُنَا ٓ اللهُ الْحُسْنَى وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكُذِبُونَ ﴿20)

یچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے ایک مسجد بنائی اِس غرض کے لیے کہ (دعوت مَن کو) نقصان پہنچائیں، اور (خداکی بندگی کرنے کے بجائے) کفر کریں، اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالیں، اور (اس بظاہر عبادت گاہ کو)اُس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جواس سے پہلے خدااور رسول کے خلاف برسمر پیکار ہو چکاہے وہ ضرور قشمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہماراارادہ تو بھلائی کے سواکسی دوسری چیز کانہ تھا مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں ﴿٤٠١﴾

یعنی بُرے اِرادوں سے مسجد بناتے ہیں اور ڈھٹائی کی حد دیکھیں کہ پھر بھی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تونیک مقصد کے لئے بنائی ہے۔ ایسی عبادت گاہ کے ساتھ کیا کیا جائے ؟

لَا تَقُمْ فِيْهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ السِّسَ عَلَى التَّقُوى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ بِجَالٌ يُّحِبُّونَ الْاَتَقُمْ فِيْهِ أَبَدًا لَمُسَجِدٌ السَّلِي المُطَّقِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

تم ہر گزاس عمارت میں کھڑے نہ ہو ناجو مسجد اوّل روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پیند کرتے ہیں اور اللّٰہ کو یا کیزگی اختیار کرنے والے ہی پیند ہیں ﴿۱٠٨﴾

کھڑے ہونالیعنی عبادت کرنا۔عبادت کے لئے وہاں جانا۔

جب اللہ کے نبی گلہ سے مدینہ تشریف لائے تو پہلے کچھ دِن قباکے مقام پر تھہرے۔ وہاں ایک مسجد کی تعمیر کی گئی۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو وہاں مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ یہ دونوں مسجدیں کچھ میل کے فاصلے پر تھیں۔ اُس وقت کے مسلمانوں کے لئے یہ دومسجدیں ہی کافی تھیں۔

اسلام اس بات کو بھی بیند کر تاہے کہ مسجدیں ضرورت کے تحت بنائی جائیں تا کہ ایک تو مسلمان وہاں عبادت کے لئے جائیں اور دوسر اوہاں دوسرے مسلمان بھائیوں کی خیر خبر بھی معلوم ہو جائے۔اور اگر کوئی مسجد نہیں آرہاتو معلوم ہو جائے کہ اُس بھائی کے ساتھ کیامسکلہ ہے۔ بیار تو نہیں۔

ضرورت کے بغیر کئی مسجدیں بنانے سے لو گوں کی خیر خبر رکھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے اور لو گوں کی منافقت کا بھی پتانہیں چلتا۔

ان آیات کا سبب نزول ہے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف سے لانے سے پہلے مدینہ میں قبیلہ خزرج کا آدمی رہتا تھا جس کانام ابوعامر راہب تھا۔

(جہاں قبیلہ خزرج کانام آیا کرے وہاں عبداللہ بن ابی کو بھی ذہن میں رکھیں اور یہ بات بھی کہ یہ دولت مند قبیلہ خزرج کانام آیا کرے وہاں عبداللہ بن ابی کو بھی ذہن میں رکھیں اور یہ بات بھی کہ یہ دولت مند قبیلہ تھا)۔ یہ ایام جاہلیت میں نصر انی ہو گیا تھا اور اہل کتاب کاعلم حاصل کرچکا تھا۔ یہ ایام جاہلیت میں ایک عبادت گزار شخص تھا اپنے قبیلے میں اس کوبڑی بزرگی حاصل تھی۔

(ورقہ بن نوفل کو یاد کریں کہ وہ بھی شرک جھوڑ کر عیسائی ہوگئے تھے۔ وہ سلیم الطبع اور نیک شخص سے۔ پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ اللہ کے نبی کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئی تھیں۔ توانہوں نے کہا تھا کہ اللہ کے نبی کے پاس وحی کا نزول ویسے ہی ہواہے جیسے عیسی پر ہؤا تھا۔ انہوں نے اللہ ک نبی سے بھی یہی کہا تھا کہ آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی۔ جو بھی اللہ کا پیغام پہنچا تا اور پھیلا تاہے، عام لوگ اُس کو ناپند کرنے لگتے ہیں)۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدیئے تشریف لائے اور مسمانوں کا آپ کے پاس اجماع ہونے لگا اور اسلام کا بول بالا ہو گیا اور بدرکی لڑائی میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسمانوں کو غالب رکھا تو ابو عامر پر بیہ بات بہت شاق گزری اور تھلم کھلا عد اوت میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسمانوں کو غالب رکھا تو ابو عامر پر بیہ بات بہت شاق گزری اور تھلم کھلا عد اوت

ظاہر کرنے لگا اور مدینہ سے بھاگ کر کفار اور مشر کین مکہ سے جاملا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے پرمائل کرتا تھا اب عرب کے سارے قبیلے اکٹھے ہو گئے اور جنگ احد کے لئے پیش قدمی کی نتیجہ مسلمانوں کو جو ضرر پہنچا اللہ عزوجل نے اس جنگ میں مسلمانوں کا امتحان لیاد نیانہ سہی لیکن عاقبت تومنتقین کے لئے ہے۔

(غزوہ اُحد میں بھی اس نے انصار کو اُکسانے کی کوشش کی۔ ہر جنگ میں اللہ کے نبی کے خلاف ساز شیں کرتا تھا)۔ اس فاسق نے دونوں طرف کی صفوں کے در میان کئی گڑھے کھو در کھے تھے ان میں سے ایک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑے آپ کو مصرت بہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چرہ وزخمی ہوگیا نے کی طرف سے سامنے کے چار دانت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹ گئے۔ سر بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زخمی ہوگیا۔ ابو عامر نے نثر وع جنگ میں اپنی قوم انصار کی طرف بڑھ کر انہیں مخاطب کیا اور انہیں اپنی مد داور اپنی موافقت کی دعوت دی۔

جب انصارنے ابوعامر کی میہ حرکت دیکھی تو کہنے گئے کہ اے فاسق اے عدواللہ!اللہ تجھے برباد کرے اور اس کو گالیاں دیں اس کی عرصت ریزی کی۔اب وہ میہ کہتا ہواوا پس ہو گیا کہ میرے بعد میری قوم تو اور بگر گئی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فرار ہونے سے پہلے اس کو دعوتِ اسلام دی تھی اور قر آن کی وحی سنائی تھی، لیکن اسلام لانے سے اس نے انکار کیا اور سرکشی اختیار کی۔ تور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بد دعا کی کہ کم بخت جلاوطنی اور پر دیسی موت مرے۔ چنانچہ یہ بد دعا اس پر کار گر ہوئی اور یہ بات اس طرح و قوع پذیر ہوئی کہ لوگ جب جنگ احد سے فارغ ہوئے تو اس نے دیکھا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو بول بالا ہور ہاہے۔اسلام بڑھتا چلا جار ہاہے تووہ ملک روم ہر قل کے پاس گیااس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مد دما گلی۔

(اس کے پچھ مدد گار مدینہ میں بھی تھے۔ یادر کھیں بُرے سے بُرے شخص کو بھی بُرے لوگ مدد گار مل ہی جاتے ہیں)۔ پچھ لو گوں کو اندھے عقیدت مند مل جاتے ہیں۔

اس نے وعدہ کیا۔ اس نے اپنی امیدیں کامیاب ہوتی دیکھیں توہر قل کے پاس کھہر گیااور اپنی قوم انصار میں سے ان لوگوں کو ملّہ بھیجاجو اہل نفاق سے کہ لشکر لے کر آرہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوب جنگ ہوگی، ان پر غالب آجاؤں گااور انہیں اپنی اسلام سے پہلے کی سابقہ حالت پر آنا ہو گااور ان اہل نفاق کو حکم بھیجا کہ اس کے لئے پناہ کی جگہ بنائے رکھواور میر سے احکام اور مر اسلے جو لے کر آیا کریں ان کے لئے قیامگاہ بنائے رکھو تا کہ اس کے بعد جب وہ خود آئے تواس کے لئے کمین گاہ کاکام دے۔

(اب اس نے سوچا کہ مدینہ میں اپنااڈہ / دفتر بنائے۔لیکن وہ وہاں بیہ تو نہیں لکھ سکتا تھا کہ بیہ مسلمانوں کے خلاف ساز شیں کرنے کے لئے دفتر بنایا ہے۔اس لئے انہوں نے اس دفتر اور اڈے کو مسجد کانام دیا)۔

یہاں سے اس بات کی اہمیت کو سمجھیں کہ اسلامی معاشر ہے میں مسجد اسلامی حکومت کے ماتحت ہونی جہاں سے اس بات کی اہمیت کو سمجھیں کہ اسلامی حکومت کرے تا کہ اس بات کو کنٹر ول کیا جا سکے کہ کون مسجد کو کن مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے اور وہاں کس قشم کی دینی تعلیم اور تبلیغ کی جارہی ہے۔)

اسلام سب مسجدیں ایک سوچ کے تحت بنانا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ جومرضی اُٹھ کر جیسے مرضی مسجد بنا دے۔ اور وہ فتنوں کا گڑھ بن جائے۔ اسی لئے بعض او قات ہمارے ملکوں میں فرقہ پرستی کا بھی رواج ہو تاہے۔ ہونا تو یہ چاہئیے کہ دنیا کی کسی مسجد میں بھی جائیں سب جگہ ایک ہی پیغام ہو۔ قال اللہ سبحانہ و تعالی اور قال رسول اللہ صَمَّالِيْرِيِّمْ۔ تاکہ دنیا کے ہر کونے سے اسلام کا ایک ہی پیغام بھیلے۔

آج جب کوئی مسلم ہوناچاہتاہے یا کوئی مسلمان اسلام پر جلناچاہتاہے تووہ پہلے تو کنفیوز ہوجاتاہے کہ کس اسلام پر چلے۔ کس مسجد کے ساتھ ہو۔ آپ نے وہ کہانی تو پڑھی اور سُنی ہوگی کہ پیٹر سے عبداللہ جیسے لوگ کیسے مسلکوں اور فرقوں کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں۔ آج کے سبق سے یہ اشارے ملتے ہیں کہ سب مسلمان قرآن و سنت سے جُڑ جائیں۔ اور انشاء اللہ جب اسلامی حکومت آجائے توسب ادارے اسلامی حکومت آجائے توسب ادارے اسلامی حکومت کے ماتحت کام کریں۔ تاکہ فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔

خیریہ شخص عقل مند تھا۔اس نے جاسوسی اور سازش کے لئے مسجد بنائی۔اور سوچا کہ نبی اگر ایک د فعہ آکریہاں نمازیڑھ لیس تومسجد کی تصدیق ہو جائے گی۔مثال رجسٹریشن ہو جائے گی۔

(پچھ لوگ غلط کام بھی عقلمندی سے کرتے ہیں۔ مثال جیسے آج کل غیر مسلم اور دو سرے کاروباری لوگ کرتے ہیں۔ لیکن پچھ مخلص لیکن ہیو قوف دین کا کام بھی غلط طریقے سے کرتے ہیں۔ یہاں سے سبق سیکھیں۔)

چنانچہ ان منافقین نے مسجد قباء کے قریب ہی ایک اور مسجد بناڈالی، اس کی تغمیر کر دی اس کو پختہ کر دیا اور رسول اور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک سے نکلنے سے پہلے اس کام سے فارغ بھی ہو لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بید درخواست لے کر آئے کہ آپ ہمارے پاس آیئے ہماری مسجد میں اللہ علیہ وسلم کے پاس بید درخواست لے کر آئے کہ آپ ہمارے پاس آیئے ہماری مسجد میں

نماز پڑھئے تاکہ اس بات کی سند ہو سکے کہ بیر مسجد اپنی جگہ قابل استقر ار اور قابل اثبات ہے۔ اور آپ کے سامنے یہ بیان کیا کہ ضعیفوں اور کمزوروں کی خاطر بیر مسجد بنائی گئی ہے اور سر دی کی را توں میں جو بیمار لوگ دور مسجد میں نہیں جاسکتے ان کے لئے آسانی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ تواپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں اس وقت سفر در پیش ہے جب ہم واپس ہوں گے اور اللہ نے چاہاتو دیکھا جائے گا اور جب نبی کر یم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس ہوئے اور مدینہ تک مسافت جب ایک دن یا دن اس سے کچھ کم رہ گئی تو جبر ائیل علیہ السلام مسجد ضرار کی خبر لئے ہوئے آپ پنچ اور منافقین کے اس راز کو ظاہر کر دیا کہ مسجد قبائے قریب ایک اور مسجد بنانے سے مسلمانوں کی جماعت میں تفریق پیدا کرنے کا مقصد ان کا فروں اور منافقوں نے پیش کر رکھا ہے ، وہ مسجد قبا ہے جس کی بنیا داوّل روز سے تقوٰی پر اٹھائی گئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوا مَسْجِمًا ضِرَامًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقُا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِبْصَادًا لِّمَنْ حَامَبَ اللهَ وَاللَّهِ اللَّهُ مَنْ قَبُلُ ــــ

اس مسجد کو بنانے کے مقاصد؛

1: خِبرَامًا: یه ضرر دینے کے لئے بنائی گئی تھی۔ یعنی تکلیف دینے کے لئے۔ نقصان دینے کے لئے۔ ضرر یعنی وہ نقصان جس میں کرنے والے کا فائدہ ہولیکن دوسر وں کا نقصان ہو۔

کیونکہ بیہ مسجد سازش کے لئے اور پارٹی بازی کے لئے بنی تھی۔ (ہمارے لئے عمل کانقطہ؛ کسی سے مقابلے کے لئے دینی کام نہیں کرنا۔ مخلص ہو کرنیک نیتی سے کرناہے۔)

دین کاکام دوسرے مسلمانوں سے مقابلے کے لئے نہیں کرنا۔ غیر مسلموں کے سامنے ایک اچھی مثال قائم کرنی ہے۔ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں۔

2: وَّ كُفْرًا: كِيْرِيهِ مسجد كفركے ليے بنی يعنی اس کے بنانے والے منکر تھے۔ اُن کے اندر كفر ہے۔ بيہ كفر کے لئے بنی تھی۔

عمل کانقطہ ، دین کا کام پارٹی بازی ، مقابلہ بازی اور دوسروں کو تکلیف دینے کے لئے نہیں کرنا ، ضرورت کے لئے کرنا ہے۔ اللہ کے دین کو پھیلانے کے لئے کرنا ہے۔ بے شک زیادہ مسجدیں بنائیں لیکن علاقے کے مطابق ہوں۔ شاینگ مال میں۔ دفتروں کے سینٹر میں۔ یونیور سٹیوں میں۔۔ اُستاذہ عفت مقبول صاحبہ کالیکچر اینی قدر پہچانوا نورالقر آن ویب سائٹ سے سُنیں۔

بعض لوگ مقابلے بازی اور فرقے بازی کے لئے اور چندے جمع کرنے کے لئے بناتے ہیں۔
مسجد بنانے سے پہلے اپنے ایمان کی فکر کریں کہ ہم اللہ کوراضی کرنے کے لئے بنارہے ہیں۔
مسجد دین کے کام میں اخلاص کے لئے بنائیں۔

اسلام کانام بلند کرنے کے لئے مسجد بنائیں۔

3: وَّتَفُرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ: تفرقه بازى نه ہو۔ مسلمانوں کو تقسیم نه کیا جائے۔ قرآن وسنت کے مطابق مل کرکام کریں۔ اُمتِ مسلمہ کو ایک وحدت میں پرو دیا جائے۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔

4: وَإِنْ صَادًا لِيْمَنُ حَامَ بَ اللهَ وَمَسُولَهُ مِنْ قَبُلُ: رص در كمين گاه ميه أن كامير كوار شرتها جوالله اور رسول كے خلاف سازش كے لئے بنايا گيا تھا۔

(اسی ابوعامر کابیٹا حنزلہ ﷺ جوغزوہ اُصد میں بیوی جھوڑ کر جہاد اور شہادت کے لئے چلے گئے۔۔ جیسے عبد اللہ بن ابی کابیٹا ایک سیچے صحابی اور مومن تھے۔ اس سورۃ میں باپ بیٹے میں اختلاف بھی نظر آتا ہے۔)

(سود بھی اللہ اور رسول کے ساتھ جنگ ہے۔ وہاں بھی لفظ حرب استعمال ہواہے۔ سود خور بھی اسی فاسق کے ساتھ آئے گا!)

یہ بھی عبداللہ بن ابی کا دوست تھا۔ اپنا جائزہ لیں۔ آپ کے دوست اور سہیلیاں کیسی ہیں؟ دین کے ساتھ جڑے ہیں؟ قرآن وسنت کی دعوت دیتے ہیں؟ انسان اپنی دوستوں سے بہجانا جاتا ہے۔ آپ کو نیکی کی تلقین کرتا ہے؟ یا سہیلی آپ کو لے کریار ٹیوں اور بازاروں میں پھرتی رہتی ہے؟

پہلی بات تو یہ کہ اپنی دوستوں اور سہیلیوں سے بدگمان نہ ہوں۔ لیکن اپنے آپ سے بوچیس کہ کس سہیلی کے پاس اللہ اور رسول کی باتیں کرتی ہوں؟ کس سے فیشن کی باتیں کرتی ہوں؟ یاکس کے پاس بیٹھ کر خاندان کی غیبتیں کرتی ہوں؟ کس کے پاس بیٹھ کر خاندان کی غیبتیں کرتی ہوں؟ کس کے پاس بیٹھ کر ناشکری اور شکوے شکائتیں کرتی ہوں؟

اَب بیہ شخص ابوعامر کہنے سننے میں ایک راہب تھالیکن اپنے دل میں کینہ لئے پھر تا تھا۔ اپنی اَنا کو آگے رکھے ہوئے تھا۔

سب سے بہترین بات توبیہ ہے کہ انسان کے پاس دین کاعلم ہو اور وہ عبادت گزار ہو۔ اس سے تقویٰ ملتا ہے۔

ابوعامر مدینه میں پیراور درویش مشہور تھا۔ نام نہاد راہب تھا۔ جیسے کئی لوگ نماز بھی نہیں پڑھتے اور پیر مشہور ہیں۔اس لئے دیکھیں کہ شخصیت پرستی میں پڑ کر انسان غلط طرف چلاجا تاہے۔ جب یہ سارے معاملات ہو گئے۔

وَلَيَحُلِفُنَّ إِنْ أَيَدُنَا ٓ إِلَّا الْحُسُنَىٰ : ليكن وه بيه سمجهتا تفا۔ كه وه نيكى كاكام كررہاہے۔ وه جھوٹی قسمیں كھاتے تھے۔ انہوں نے اس مسجد میں بیٹھ كر مسلمانوں پر نظر ركھنى تھی۔

عمل کانقطہ ، جب بھی کوئی نیکی کا کام کریں تواپنے آپ کو چیک کریں کہ یہ واقعی اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق ہے؟ قر آن وسنت کے مطابق ہے؟

مثال: جیسے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم فلمیں اس لئے دیکھتے ہیں کہ کوئی سبق ملتا ہے۔ توبیہ انتہائی غلط بات ہے۔ غلط کام کریں۔ وقت ضائع کریں اور پھر کہیں کہ سبق ملتا ہے۔ ڈراموں سے ہم گھر داری سکھاتے ہیں۔ غلط چیزیر اچھے کالیبل لگانے سے وہ اچھی نہیں ہو جاتی۔

عمراً کے دَور میں ایک مسجد کے ہوتے ہوئے دوسری مسجد بنانے کی اجازت نہیں تھی۔ اسلام حقوق العباد کو اہمیت دیتا ہے۔ مثال: ایک پڑوسی بھی اپنے ہمسائے سے یوچھ کر اپنے گھر کی تغمیر کرے گا۔ آپ جائزہ لیں کہ شہر کی ہر مسجد اگر اِن چار باتوں پر پوری اُتر تی ہے تووہ دینِ حق والی مسجد ہے۔ اگر آپ کوشک ہو توالیسے مدرسہ یامسجد میں جانے سے اجتناب کریں۔

آپ چار معیار رکھ لیں!

- 1) مسجد مسلمانوں کو نقصان دینے والی نہ ہو۔ گھر توڑنے والی نہ ہو۔
- 2) مسلمانوں کو فائدہ ہو۔ کفار کو فائدہ نہ ہو۔ شر اب اور سودسے روکنے والی ہو۔ سچی دعوت ہو۔
 - 3) دوسرے دین والوں سے مل جل کر کام کرنے والی ہو۔ مسجد اللہ اور رسول صَلَّى عَلَيْمِ سے جوڑنے والی ہو۔ مسجد اللہ اور رسول صَلَّى عَلَيْمِ سے جوڑنے والی ہو۔
- 4) کسی دوسرے مقصد کے لئے تو نہیں بنائی گئی؟ یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ تواُد ھر نہیں بیٹھے؟ رصد گاہ تو نہیں ہے؟

فقہی اختلاف پر ایک دوسرے سے ناراض نہ ہوں۔

مسلمان سب مل جل کر دین کے لئے کام کریں۔